نظم و نثرِ حالی کے انگریزی تراجم

ڈاکٹر عارفہ شہزاد

Abstract:

This article is a brief introduction to the English translations of Hali's poetry and prose.It tells us about seven(7) translations of Hali's famous poem "Mussadas e Mad o jazr e Islam".Some of Hali's other poems are also translated into english which include "Chup ki Daad", "Hubb e Wattan", "Delhi Marhoom", "Shikwa e Hind " and "Englistaan ki Azaadi aur Hindustaan ki Ghulaami".

The scholar of this article gives innformation that first of all Hali;s Rubaiyaat were traslated i.e., in 1904 by G.E.Ward.Afterwards C.S.Tute and K.C.Kanda also translated slected Rubaiyaat of Hali.Seven(7) of Hali's ghazals are also translated into english.While Umesh Joshi and K.C.Kanda translated twenty one (21) and nineteen (19) selected couplets of Hali,respectively.In Hali's Prose works,his books "Hayat e Javed", "Yadgaar e Ghalib" and "Majalis un Nisa" are translated into english.According to known facts, eighteen (18) books including english translations from Hali's poetry and prose are available.The writer of this research article emphasizes that all these translations should be compiled in one voume to introduce Hali's works in world literature.It would be a great service to Urdu Literature.

ترجمہ علم و ادب کے فروغ اور ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقلی کا نہایت اہم وسیلہ ہے۔ دنیا بھر میں علوم و فنون کا پھیلاؤ ترجمے ہی کی بدولت ممکن ہوا۔ فلاسفۂ یونان کی عالمانہ تصانیف، عرب مترجمین ہی کی کاوشوں

سے دنیا بھر میں پھیلیں اور علوم وفنون کے چراغ روشن ہوتے چلے گئے۔ ہمارے ہاں اردو میں مختلف زبانوں سے تراجموں کی مثالیں لاتعداد ہیں۔ ہم آج اگر جدید علوم سے آگاہ ہیں یا انگریزی، فرانسیسی، جرمن، عربی، فارسی اور سنسکرت ادب سے واقف ہیں تو اس کا بڑا سبب وہ ترجمے ہیں جنھوں نے اردو اور ان زبانوں کے مابین ایسا پل قائم کیا جس نے فاصلے ختم کیے۔ یوں تراجم کے ذریعے تہذیبوں کے معانقے کی صورت پیدا ہوئی۔

تاریخ کے ہر دور میں ترقی یافتہ ممالک کی زبان، غالب زبان کا درجہ اختیار کر جاتی ہے اور بین الاقوامی رابطے کا وسیلہ قرار پاتی ہے۔ عصرِ حاضر میں انگریزی زبان کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ اس لیے کسی ملک کے ادب کو عالمی سطح پر متعارف کرانے کے لیے انگریزی زبان کا وسیلہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے اردو زبان بھی اس صورتِ حال سے مستثنٰی نہیں۔

اردو ادب کے انگریزی تراجم کی روایت کا آغاز کلیاتِ سودا کے انگریزی تراجم سے ہوا جو انگریز مستشرق ہنری کورٹ (Henry Court) نے ۱۸۷۲ء میں کیے۔[(۱)] گویا اردو ادب بالخصوص شاعری کے انگریزی تراجم کی یہ روایت ایک صدی کو محیط ہے۔ اس دوران میں متعدد اردو ادیبوں اور شاعروں کے انگریزی تراجم کیے گئے۔ غالب، اقبال اور فیض ان خوش قسمت شعرا میں سے ہیں جو مترجمین کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ تاہم بہت سے دیگر اہم شعرا اور ادیبوں کی تحریروں کو بھی تراجم کے قالب میں ڈھالا گیا۔ حالی ان خوش نصیب شعرا میں سے ہیں جنھیں اردو سے انگریزی تراجم کی روایت کی ابتدا ہی سے مترجمین کی توجہ حاصل ہوگئی۔ تاہم عصرِ حاضر میں حالی کے تراجم کا یہ سلسلہ توقف کا شکار ہے۔ حالانکہ حالی کی شاعری اور نثر کا معتد بہ حصہ فکری اور فنی اعتبار سے لائق تحسین ہے اور عالمی ادب کے مقابل فخر سے رکھے جانے کے قابل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انھیں تراجم کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا جائے۔

الطاف حسین حالی انیسویں صدی کے نہایت اہم شاعر ہیں۔ بالخصوص ان کی نظم ''مسدس مدوجزرِ اسلام'' اردو شاعری میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں حالی کی رباعیات اور قطعات بھی اپنے اخلاقی و معاشرتی موضوعات نیز سادگی و روانی کے سبب اردو شاعری میں نمایاں مقام کے حامل ہیں۔ حالی کی غزل گوئی بھی کسی سے کم نہیں۔ ان غزلیات کے مضامین اور اسلوب اردو شاعری میں نہایت اہم ہیں۔ چنانچہ جہاں مترجمین نے حالی کی مسدس، قطعات اور رباعیات کو انگریزی زبان کے قالب میں ڈھالا وہاں حالی کی غزلوں اور دیگر قومی و ملی موضوعات پر لکھی گئی نظموں کو بھی ترجمے کا پیراہن عطا کیا۔ اس کاوش میں ملکی و غیرملکی مترجمین مصروفِ عمل نظر آتے ہیں۔

بالعموم اردو ادب کے قارئین، حالی کی ''مسدسِ مدوجزر اسلام'' کے ایک ہی انگریزی ترجمے سے واقف ہیں جو جاوید مجید اور کرسٹوفر شیکل (Christopher Shackle) نے بہ اشتراک Hali's Mussadas کے نام سے کیا۔ یہ ترجمہ ۱۹۹۷ء میں آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس، نیو دہلی سے اشاعت پذیر ہوا۔ بہت کم قارئین اس امر سے واقف ہیں کہ اے رؤف لوتھر (A. Rauf Luther) نے بھی مسدسِ حالی کا انگریزی ترجمہ کیا ہے جو

۱۹۷۸ء میں شیخ مبارک علی اینڈ سنز، لاہور سے طبع ہوا۔ علاوہ ازیں حالی کی مسدس کے تین اور انگریزی تراجم بھی کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔ ان میں سے ایک سیدہ سیدین حمید کا ہے۔ یہ ترجمہ Hali's Musaddas کے نام سے ۲۰۰۳ء میں نئی دہلی کے اشاعتی ادارے ہارپر اینڈ کولنز (Harper and Collins) سے شائع ہوا۔ اے۔این۔ڈی ہکسر (A. N. D. Hakser) نے بھی حالی کی مسدس کا ترجمہ کیا جو A Story in Verse of Ebb and Tide of Islam کے نام سے ہارپر کولنز، نئی دہلی (Harper Collins, New Delhi) سے ۲۰۰۴ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ مسدسِ حالی کا ایک اور ترجمہ کتابی شکل میں Hali's Musaddas کے عنوان سے دستیاب ہوا ہے۔ اس کتاب پر مصنف کا نام آئی۔ کے (I. K.) درج ہے اور سالِ اشاعت یا اشاعتی ادارہ مندرج نہیں ہے۔ نیز مترجم نے مسدس کا اردو متن بھی کتاب میں شامل نہیں کیا۔[۲]

مسدس کے محولہ بالا تراجم کے علاہ حالی کی مسدس کے منتخبہ حصے کا انگریزی ترجمہ بھی اردو ادب کی تاریخ و تنقید کی ان کتب میں دستیاب ہے جو انگریزی زبان میں لکھی گئیں۔ شہاب الدین رحمت اللہ کی کتاب Art in Urdu Poetry بنیادی طور پر تنقیدی کتاب ہے۔ تاہم اس میں مختلف شعرا کے تعارف وتنقید کی غرض سے ان کے کلام کے منتخبہ حصے کاانگریزی ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ڈھاکہ کے اشاعتی ادارے اوریئٹلیا (Orientalia) سے ۱۹۵۴ء میں شایع ہوئی۔ اس میں مسدس کے آٹھ بند اور اس کے علاوہ مسدس کے آغاز میں درج رباعی، "پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے" کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں ترجمے کے ساتھ اردو متن بھی درج ہے۔ اس میں مسدس کے جو بند ترجمہ کیے گئے ہیں ان کا پہلا مصرع درج ذیل ہے:

۱۔ وہ ملت کہ گردوں پہ جس کا قدم تھا[۳]
۲۔ پھر اب باغ دیکھے گا اجڑا سراسر[۴]
۳۔ جہاں زہر کا کام کرتا ہے باراں[۵]
۴۔ کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے[۶]
۵۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا[۷]
۶۔ خطا کار سے درگزر کرنے والا[۸]
۷۔ مسِ خام کو جس نے کندن بنایا[۹]
۸۔ انھیں کل کی فکر آج کرنی سکھا دے[۱۰]

ڈی۔ جے میتھیوز (D.J.Mathews)، کرسٹوفر شیکل (Christopher Shackle) اور شاہ رخ حسین کی مشترکہ تنقیدی کتاب Urdu Literature. میں بھی مسدسِ حالی کے چھے بند ترجمہ کیے گیے ہیں۔ نیز مسدس کے آغاز میں درج رباعی، "پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے" کا بھی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کتاب میں ترجمہ کیے جانے والے مسدس کے ہر بند کا پہلا مصرع دیا جارہا ہے:

۱۔ ملے کوئی ٹیلہ اگر ایسا اونچا[۱۱]

۲۔ وہ دیکھے گا ہرسو ہزاروں چمن واں [۱۲]
۳۔ پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر [۱۳]
۴۔ جہاں زہر کا کام کرتا ہے باراں [۱۴]
۵۔ وہ دینِ حجازی کا بے باک بیڑا [۱۵]
۶۔ اگر کان دھر کر سنیں اہلِ عبرت [۱۶]

مسدس مدوجزرِ اسلام کے علاوہ حالی کی چند دیگر نظموں کے انگریزی تراجم بھی کیے گئے۔نظم "چپ کی داد" کا ترجمہ دومترجمین کے ہاں ملتا ہے۔اس نظم کا سب سے پہلے ترجمہ گیل مینولٹ (Gail Minault) نے کیا۔یہ ترجمہ ان کی کتاب *Voices of Silence.* میں شامل ہے جو۱۹۸۶ء میں چانکیہ پبلیکیشنز ،دہلی سے چھپی۔ [17] بعد ازاں اسی نظم کا ترجمہ کے۔سی۔کندا نے "Patience Rewarded" کے عنوان سے کیا۔ [18] یہ ترجمہ ان کی کتاب *Master Pieces of Urdu Nazm* میں شامل ہے جو ۱۹۹۶ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،نئی دہلی سے شایع ہوئی۔۲۰۰۵ء میں شایع ہونے والی کے۔سی۔کندا کی کتاب *Master Pieces of Patiotic Urdu Poetry* میں حالی کی تین نظموں،"دہلی مرحوم"،"انگلستان کی آزادی اور ہندوستان کی غلامی "اور" حبِ وطن " کا انگریزی ترجمہ علی الترتیب بہ عنوان "Delhi That Was"، "England's Freedom,India's Slavery"اور"Patiotiism" کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ [19]

شہاب الدین رحمت اللہ کی ۱۹۵۴ء میں شایع ہونے والی کتاب ***Art in Urdu Poetry.*** میں حالی کی نظم "شکوۂ ہند" کے منتخبہ حصوں کو انگریزی تراجم کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔اس میں نظم "شکوۂ ہند" کے جو آٹھ اشعار ترجمہ کیے گئے ہیں ان کا پہلا مصرع درج ذیل ہے:

۱۔ آج شکوؤں سے ہیں لبریز ہم اے خاکِ ہند [۲۰]
۲۔ نقش ہیں دل پر ہمارے سب مداراتیں تیری [۲۱]
۳۔ یاد ہوگا تجھ کو یاں آئے تھے ہم کس شان سے [۲۲]
۴۔ چھین لی یاں ہم سے سب شانِ عرب آنِ عجم [۲۳]
۵۔ حال اپنا سخت عبرت ناک تو نے کر دیا [۲۴]
۶۔ بزم کو برہم ہوئے مدت نہیں گزری بہت [۲۵]
۷۔ کہہ رہے ہیں نقش پائے راہ رواں ,اے خاکِ ہند! [۲۶]
۸۔ برکتیں یاں چھوڑ کر ہم اپنی جائیں گے بہت [۲۷]

زمانی اعتبار سے حالی کی رباعیات کے تراجم کو تفوق حاصل ہے۔یہ تراجم جی۔ای۔وارڈ (G.E.Ward) نے

کیے جو لندن کے اشاعتی ادارے ، ہنری فروڈے (Henry Frawday) سے۱۹۰۴ء میں شایع ہوئے۔ جی۔ای۔وارڈ کے یہ تراجم نثری صورت میں تھے۔ بعدازاں جی۔ای۔وارڈ کے ان منثور تراجم کو پیش نظر رکھ کر ۱۹۳۲ء میں سی۔ایس۔ٹیوٹ (C.S.Tute) نے رباعیاتِ حالی کا منظوم ترجمہ کیا جو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس بمبئی سے اشاعت پذیر ہوا۔[28] دونوں تراجم سی۔ایس۔ٹیوٹ کی کتاب *Quatrains of Hali* میں یکجا کر دیے گئے ہیں۔سی۔ایس۔ٹیوٹ کی کتاب میں چونکہ دونوں مترجمین کا مترجمہ متن دستیاب ہے اس لیے ان کا تقابل میں سہولت پیدا ہوگئی ہے۔سی۔ایس۔ٹیوٹ نے حالی کی ایک سو دو (۱۰۲) رباعیات کا ترجمہ کیا ہے۔ان میں سے ایک سو ایک (۱۰۱) رباعیات ، حالی کی شاعری کے دورِ دوم (۱۸۷۲ء تا ۱۸۹۳) کی ہیں۔[۲۹] جب کہ ایک رباعی "یاد اس کی یہاں دردِ مدام اپنا ہے" دورِ اول (۱۸۶۳ء تا ۱۸۷۲ء) سے تعلق رکھتی ہے۔[۳۰]

کے۔سی۔کنڈا (K.C.Kanda) کی کتاب، ***Master Pieces of Urdu Rubaiyat*** میں حالی کی پندرہ (۱۵) رباعیات کے تراجم ملتے ہیں۔ان رباعیات کا اردو متن بھی کتاب میں مندرج ہے۔تاہم رباعیات کا اردو عنوان کہیں بھی درج کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا یہ کتاب آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ،کراچی سے ۱۹۹۴ء میں شایع ہوئی۔ ذیل میں ان رباعیاتِ حالی کا پہلا مصرع اور واوین میں ہر رباعی کا عنوان درج کیا جا رہا ہے:

۱۔ پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے "تنزلِ اہلِ اسلام"[۳۱]
۲۔ موسیٰ نے یہ کی عرض کہ اے بارِ خدا "عفو باوجودِ قدرتِ انتقام"[۳۲]
۳۔ اک منعمِ مسرف نے یہ عابد سے کہا "مسرف کو کیونکر فراغت حاصل ہوسکتی ہے"[۳۳]
۴۔ یاں رہنے کی مہلت کب کوئی پاتا ہے؟ "کام کی جلدی"[۳۴]
۵۔ دولت نے کہا مجھ سے ہے عزتِ جہاں "عزت کس چیز سے ہے؟"[۳۵]
۶۔ کیا فرق؟ سماعت نہو جب کانوں میں "دانا کا حال نادانوں میں"[۳۶]
۷۔ دھونے کی ہے اے رفارمر جا باقی "رفارم کی حد"[۳۷]
۸۔ ممکن نہیں یہ کہ ہو بشر عیب سے دور "غرور سب عیبوں سے بدتر ہے"[۳۸]
۹۔ ہے جہل میں سب عالم و جاہل ہمسر "عالم و جاہل میں کیا فرق ہے؟"[۳۹]
۱۰۔ جب مایوسی دلوں پہ چھاتی ہے "توحید"[۴۰]
۱۱۔ ہے عشق طبیب دل کے بیماروں کا "عشق"[۴۱]
۱۲۔ زاہد کہتا تھا جان ہے دین پر قربان "امتحان کا وقت"[۴۲]
۱۳۔ عشرت کا ثمر تلخ سدا ہوتا ہے "عیش وعشرت"[۴۳]
۱۴۔ تیمور نے اک مور چہ زیرِ دیوار "ہمت"[۴۴]
۱۵۔ دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو "جس کو زندگانی کا بھروسہ نہیں وہ کوئی بڑا کام نہیں کرسکتا"[۴۵]

حالی کی غزلیات اپنے اندر قابلِ ذکر فکری وفنی محاسن رکھتی ہیں جس کی وجہ سے انھیں اردو کے شعری ادب میں نمایاں مقام ومرتبہ حاصل ہے۔کے۔سی۔کندا نے اپنی کتاب ***Urdu Ghazal ,An Anthology (from 16th to 20th Century).*** میں حالی کی سات(۷) غزلوں کے انگریزی تراجم کیے ہیں۔یہ کتاب۱۹۹۴ء میں سٹرلنگ پبلشرز،دہلی سے چھپی۔ذیل میں اس میں مشمولہ،مترجمہ غزلوں کا پہلا مصرع دیا جا رہا ہے:

۱۔ دردِ دل کو دوا سے کیا مطلب (۴۶)

۲۔ ہے یہ تکیہ تیری عطاؤں پر (۴۷)

۳۔ ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں (۴۸)

۴۔ دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں (۴۹)

۵۔ کل مدعی کو آپ پہ کیا کیا گماں رہے (۵۰)

۶۔ دھوم تھی اپنی پارسائی کی (۵۱)

۷۔ جنوں کارفرما ہوا چاہتا ہے (۵۲)

واضح رہے کہ محولہ بالا کتاب میں کم وبیش پوری پوری غزل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔تاہم غزلیات کی ترتیبِ اشعار مجلسِ ترقی ادب، لاہور سے چھپنے والی کلیاتِ نظمِ حالی،جلد اول(مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی) مطبوعہ ۱۹۷۰ء سے مختلف ہے۔قیاس یہی ہے کہ مترجم نے اردو متن کے اندراج کے سلسلے میں کلیاتِ حالی کے دیگر نسخوں سے استفادہ کیا ہے۔

دو کتب ایسی بھی دستیاب ہوئی ہیں جن میں حالی کی غزلیات کے منتخبہ اشعار کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے۔امیش جوشی (Umesh Joshi) کی کتاب 786 Ashaar of Ghalib and 25 Other Poets میں حالی کی مختلف غزلوں کے اکیس(۲۱) اشعار کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ان تراجم کے ساتھ رومن رسم الخط میں اردو متن کے اندراج کا اہتمام ہے۔ذیل میں ان اشعار کا پہلا مصرع اور واوین میں متعلقہ غزل کے پہلے مصرعے کا اندراج کیا جا رہا ہے:

۱۔ آلگا حالی کنارے پر جہاز "اے بہارِ زندگانی الوداع"(۵۳)

۲۔ آرہی ہے چاہِ یوسف سے صدا "گو جوانی میں تھی کج رائی بہت"(۵۴)

۳۔ بہت چین سے دن گزرتے ہیں حالی "جنوں کارفرما ہوا چاہتا ہے"(۵۵)

۴۔ چیونٹیوں میں اتحاد اور مکھیوں اتفاق "اتنی ہی دشوار اپنے عیب کی پہچان ہے"(۵۶)

۵۔ بزمِ دعوت میں رسائی ہوئی اپنی اس وقت "تم میں وہ سوز نہ ہم میں ہے وہ ایماں باقی"(۵۷)

۶۔ دیں غیر دشمنی کا ہماری خیال چھوڑ "چھیڑ اب نہ اے تصورِ مژگانِ یار بس"(۵۸)

۷۔ دیکھ اے امید! کچھ ہم سے نہ کنارا تو "ایضاً" (۵۹)
۸۔ فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا " بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ "(۶۰)
۹۔ غنچہ چٹکا اور آ پہنچی خزاں "رات گزری ہو چکا دورِ نشاط"(۶۱)
۱۰۔ حاجیو! ہے ہم کو گھر والے سے کام "عشق کو ترکِ جنوں سے کیا غرض"(۶۲)
۱۱۔ ہو فرشتہ بھی تو نہیں انسان "دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں" (۶۳)
۱۲۔ عشق سنتے تھے جسے ہم وہ یہی ہے شاید "کاش اک جام بھی سالک کو پلایا جاتا" (۶۴)
۱۳۔ جانی نہ قدرِ رحمتِ حق پارسا نے کچھ "اغماض چلتے وقت مروت سے دور تھا"(۶۵)
۱۴۔ جانور، آدمی، فرشتہ، خدا "دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں"(۶۶)
۱۵۔ جو کریں گے وہ بھریں گے واعظ "دردِ دل کو دوا سے کیا مطلب"(۶۷)
۱۶۔ کبک وقمری میں ہے جھگڑا کہ چمن کس کا ہے "ایضاً" (۶۸)
۱۷۔ مرد ہو تو کسی کے کام آئے "نامعلوم" (۶۹)
۱۸۔ موت کی طرح جس سے ڈرتے تھے "دھوم تھی اپنی پارسائی کی" (۷۰)
۱۹۔ تھا کچھ نہ کچھ کہ پھانس سی اک دل میں چبھ گئی" پیش از ظہورِ عشق کسی کا نشاں نہ تھا "(۷۱)
۲۰۔ تم اگر ہاتھ پاؤں رکھتے ہو" نامعلوم "(۷۲)
۲۱۔ تم نے حالی کھول کر ناحق زبان " گھر ہے وحشت خیز اور بستی اجاڑ"(۷۳)

کے۔سی۔کندا کی کتاب Master Pieces of Urdu Couplets میں حالی کے انیس (۱۹) اشعار کے انگریزی تراجم ملتے ہیں۔ان اشعار کا پہلا مصرع اور کلیاتِ نظمِ حالی، جلد اول (مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی) کے مطابق اردو غزل کے متن کا پہلا مصرع واوین میں درج ذیل ہے:

۱۔ ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں "ایضاً"(۷۴)
۲۔ ہم نے اول سے پڑھی ہے یہ کتاب آخر تک "فکرِ فردا کی گلے پڑ گئی عادت ایسی" (۷۵)
۳۔ ابھی لینے پائے نہیں دم جہاں میں "جنوں کار فرما ہوا چاہتا ہے" (۷۶)
۴۔ یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا " کل مدعی کو آپ سے کیا کیا گماں رہے" (۷۷)
۵۔ ہو نہ بینا تو فرق پھر کیا ہے "دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں" (۷۸)
۶۔ کبک وقمری میں ہے جھگڑا کہ چمن کس کا ہے "ایضاً" (۷۹)
۷۔ ہوتی نہیں قبول دعا ترکِ عشق کی "ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں"(۸۰)
۸۔ دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام " کل مدعی کو آپ سے کیا کیا گماں رہے" (۸۱)
۹۔ وہ امید کیا جس کی ہو انتہا "قلق اور دل کا سوا ہو گیا"(۸۲)

۱۰۔ اے عشق تو نے اکثر قوموں کو کھا کے چھوڑا "ایضاً" (۸۳)
۱۱۔ ہوتی نہیں دعا قبول ترکِ عشق کی "ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں" (۸۴)
۱۲۔ وصل مدام سے بھی ہماری بجھی نہ پیاس "کل مدعی کو آپ سے کیا کیا گماں رہے" (۸۵)
۱۳۔ فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا "بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ" (۸۶)
۱۴۔ جانور، آدمی، فرشتہ، خدا "دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں" (۸۷)
۱۵۔ بہت جی خوش ہوا حالی سے مل کر "کوئی محرم نہیں ملتا جہاں میں" (۸۸)
۱۶۔ نہیں منعم کو اس کی بوند نصیب "ہے یہ تکیہ تری عطاؤں پر" (۸۹)
۱۷۔ ہو فرشتہ بھی تو نہیں انساں "دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں" (۹۰)
۱۸۔ کیوں بڑھاتے ہو اختلاط بہت "دھوم تھی اپنی پارسائی کی" (۹۱)
۱۹۔ ابھی لینے پائے نہیں دم جہاں میں "جنوں کارفرما ہوا چاہتا ہے" (۹۲)

حالی کی شاعری کے علاوہ نثری تحریروں کے بھی انگریزی تراجم کیے گئے ۔اس ضمن میں سب سے پہلا ترجمہ حالی کی تصنیف **حیاتِ جاوید** کا ملتا ہے۔ یہ کتاب سر سید احمد خان کی سوانح اور سیاسی وسماجی خدمات کی تفصیل پر مبنی ہے۔ حالی کی اس کتاب کے مترجمین میں ڈی۔ جے۔ میتھیوز (D.J.Mathews) اور خالد حسن قادری شامل ہیں۔ یہ ترجمہ کتابی شکل میں Hayat e Javed کے نام سے دہلی کے اشاعتی ادارے، ادارۂ ادبیاتِ دلی سے ۱۹۷۹ء میں چھپا۔اس کے بعد گیل مینولٹ (Gail Minault) کی کتاب ***Voices of Silence*** میں حالی کے اصلاحی و تعلیمی ناول **مجالس النساء** کا ترجمہ دستیاب ہوتا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۸۶ء میں منظر عام پر آئی۔ علاوہ ازیں غالب کی سوانح پر مشتمل حالی کی کتاب، **یادگارِ غالب** کا بھی انگریزی ترجمہ دستیاب ہے۔ یہ ترجمہ خالد حسن قادری نے ***Yadgaar e Ghalib*** کے نام سے کیا اور ان کی یہ کتاب دہلی کے اشاعتی ادارے، ادارۂ ادبیاتِ دلی سے ۱۹۹۰ء میں شایع ہوئی۔ یوں حالی کی شاعری اور نثر کے تراجم پر مبنی کتب کی تعداد ، دستیاب معلومات کے مطابق اٹھارہ (۱۸) ہے۔ ذیل میں، محققین و ناقدین کی سہولت کی غرض سے ، حالی کی شاعری اور نثر کے انگریزی تراجم پر مبنی ان کتب کی فہرست سینین وار درج کی جا رہی ہے:

1. G. E.Ward, ***The Quatrains of Hali***. London: Henry Frowde,1904
2. C.S. Tute. , ***The Quatrains of Hali***. Bombay:Humphrey Milford and Oxford University Press,!932
3. Shahaabuddin Rehmatullah. ***Art in Urdu Poetry***. Decca: Orientalia, 1954.
4. Luther, A. R. ***Truth Unveiled***. Lahore: Sheikh Mubarak Ali

and Sons, 1978.

5. D.J.Mathews and Khalid Hassan Qadri. ***Hayat e Javed***. Delhi:Idarra e Adabiyaat e Dilhi,1979
6. Gail Minault. ***Voices of Silence***. New Delhi: Chankiya Publications, 1986.
7. Khalid Hassan Qadri. ***Yadgaar e Ghalib***. Delhi:Idarra e Adabiyaat e Dilhi,1990
8. K.C. Kanda. ***Master Pieces of Urdu Rubaiyan***. Karachi: Oxford University Press, 1994
9. Ibid. ***Urdu Ghazal Anthology (from 16th to 20th Century)***. New Delhi: Sterling Publishers, 1994.
10. Umesh Joshi. ***786 Ashaar of Ghalib and 25 Other Poets***. New Delhi: Rupa and Co, 1995.
11. K.C.Kanda. ***Master Pieces of Urdu Nazm*** ..Karachi:Pak American Commercial (PVT)Ltd,1996
12. Christopher Shackle and Javed Majeed. ***Hali's Musaddas***. New Delhi: Oxford University Press, 1997
13. Kanda, K. C. ***Master Couplets of Urdu Poetry***. New Delhi: Sterling Publishers, 2001.
14. Christopher Shackle, David Mathews and Shahrukh Husain. ***Urdu Literature***. Lahore: Alhamra,2003
15. Syeda Saidain Hameed, ***Hali's Musaddas***. New Delhi: Harper Collins Publications, 2003.
16. A. N. D. Haksar, ***A Story in Verse of the Ebb and Tide in Islam***. *New Delhi*: Harper Collins, 2004.
17. K.C.Kanda. ***Master Pieces of Patriotic Urdu Poetry***. New Delhi: Sterling Publishers, 2005.
18. I. K. ***Musaddas-e-Hali***. N. D.

گزشتہ سال ۲۰۱۵ء حالی وشبلی صدی کے طور پر منایا گیا۔ تاہم اس موقع پر مولانا الطاف حسین حالی کی تحریروں کو عالمی سطح پر متعارف کرانے کے سلسلے میں ان کی شاعری اور نثر کے انگریزی زبان میں تراجم وتنقید کی کوششیں نہ ہونے کے برابر رہیں۔ حالی کی شاعری کے منتخبہ تراجم متفرق کتب (انتھالوجیز) اور رسائل میں بکھرے پڑے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ حالی کی نظم ونثر کے انگریزی تراجم کو یکجا کر کے انگریزی زبان کے قارئین تک پہنچایا جائے۔ اسی صورت میں ہم اردو زبان کے اس گوہرِ نایاب کو عالمی سطح پر متعارف کروا سکتے ہیں۔ نیز یہ تراجم حالی کی شاعری اور نثر پر انگریزی زبان میں تنقید کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتے ہیں اس لیے ان کی تدوین نہایت اہم ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

(1) www.columbia.edu.com

(۲) **مسدس حالی** کے ترجمے کا مذکورہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لائبریری میں موجود ہے۔

(۳) حالی،الطاف حسین۔ **کلیاتِ نظمِ حالی**،جلد دوم(مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی)۔لاہور:مجلسِ ترقی ادب،۱۹۷۰ء،ص۹۱

(۴) ایضاً ، ص۸۹

(۵) ایضاً

(۶) ایضاً ، ص۸۱

(۷) ایضاً ، ص۶۴

(۸) ایضاً

(۹) ایضاً

(۱۰) ایضاً ، ص۱۷۶

(۱۱) ایضاً ، ص۸۸

(۱۲) ایضاً ، ص۸۹

(۱۳) ایضاً

(۱۴) ایضاً

(۱۵) ایضاً ، ص۹۰

(17) Gail Minault. *Voices of Silence*. Delhi:Chankiya Publications,1986,p.6 to 16

(18) K.C.Kanda. ***Master Pieces of Modern Urdu Nazm***. Karachi:Pak American Commercial (Pvt)Ltd.,1996,p.154 to 165

(19) Ibid. ***Master Pieces of Patriotic Urdu Poetry***. New Delhi : Sterling Publishers,2005,p.77 to 87

(۲۰) **کلیاتِ نظمِ حالی**، جلد دوم (مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی)، ص ۱۸۲

(۲۱) ایضاً ، ص ۱۸۳

(۲۲) ایضاً ، ص ۱۸۴

(۲۳) ایضاً ، ص ۱۸۵

(۲۴) ایضاً ، ص ۱۹۰

(۲۵) ایضاً ، ص ۱۹۵

(۲۶) ایضاً

(۲۷) ایضاً ، ص ۱۹۶

(28) C.S.Tute."Foreword",***Quatrains of Hali***. London :Henry Frowday,1932

(۲۹) **کلیاتِ نظمِ حالی**، جلد اول (مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی)، ص ۲۱۸ تا ۲۴۰

(۳۰) ایضاً ، ص ۲۱۷

(۳۱) ایضاً ، ص ۲۳۲

(۳۲) ایضاً ، ص ۲۲۹

(۳۳) ایضاً ، ص ۲۲۳

(۳۴) ایضاً

(۳۵) ایضاً ، ص ۲۲۷

(۳۶) ایضاً ، ص ۲۳۳

(۳۷) ایضاً ، ص ۲۳۴

(۳۸) ایضاً ، ص ۲۲۲

(۳۹) ایضاً ، ص ۲۲۳

(۴۰) ایضاً ، ص ۲۱۹

(۴۱) ایضاً ، ص ۲۲۱

(۴۲) ایضاً

(۴۳) ایضاً ، ص ۲۲۷

(۴۴) ایضاً ، ص ۲۲۰

(۴۵) ایضاً ، ص ۲۲۴

کلیاتِ نظمِ حالی، جلد اول (مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی) میں یہ مصرع اس طرح درج ہے" دنیا کو ہمیشہ نقشِ فانی سمجھو"

(۴۶) ایضاً ، ص ۱۰۳

(۴۷) ایضاً ، ص ۱۱۵

(۴۸) ایضاً ، ص ۶۷

(۴۹) ایضاً ، ص ۱۴۲

(۵۰) ایضاً ، ص ۱۶۰

(۵۱) ایضاً ، ص ۸۴

(۵۲) ایضاً ، ص ۷۷

(۵۳) ایضاً ، ص ۱۳۰

(۵۴) ایضاً ، ص ۱۰۵

(۵۵) ایضاً ، ص ۷۷

(۵۶) ایضاً ، ص ۱۵۷

(۵۷) ایضاً ، ص ۱۵۸

(۵۸) ایضاً

(۵۹) ایضاً ، ص ۹۲

(۶۰) ایضاً ، ص ۱۴۸

(۶۱) ایضاً ، ص ۱۲۹

(۶۲) ایضاً ، ص ۱۲۷

(۶۳) ایضاً ، ص ۱۴۲

(۶۴) ایضاً ، ص ۱۰۲

(۶۵) ایضاً ، ص ۶۱

(۶۶) ایضاً ، ص۱۴۲
(۶۷) ایضاً ، ص۱۰۳
(۶۸) ایضاً ، ص۱۵۲
(۶۹) نامعلوم
(۷۰) کلیاتِ نظمِ حالی ،جلد اول (مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی)۔ص۸۵
(۷۱) ایضاً ، ص۶۰
(۷۲) نامعلوم
(۷۳) کلیاتِ نظمِ حالی ،جلد اول (مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی)۔ص۱۱۸
(۷۴) ایضاً ، ص۶۷
(۷۵) ایضاً ، ص۱۵۹
(۷۶) ایضاً ، ص۷۷
(۷۷) ایضاً ، ص۱۶۰
(۷۸) ایضاً ، ص۱۴۲
(۷۹) ایضاً ، ص۱۵۲
(۸۰) ایضاً ، ص۶۸
(۸۱) ایضاً ، ص۱۶۱
(۸۲) ایضاً ، ص۶۳
(۸۳) ایضاً ، ص۹۱
(۸۴) ایضاً ، ص۶۸
(۸۵) ایضاً ، ص۱۶۱
(۸۶) ایضاً ، ص۱۵۰
(۸۷) ایضاً ، ص۱۴۲
(۸۸) ایضاً ، ص۷۳
(۸۹) ایضاً ، ص۱۱۶
(۹۰) ایضاً ، ص۱۴۲
(۹۱) ایضاً ، ص۸۴
(۹۲) ایضاً ، ص۷۷